

عالمات کی سرحدوں میں تہذیبی کر کے جلتی آگ پر مزید تیل چھڑک دیا ہے اور اس نقشہ میں پاکستان بھی قطع برید سے نہیں بچ سکا، بلکہ امریکہ نے تو پوری اسلامی دنیا کو شیعہ اور سنی ریاستوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ڈاکٹر نگار سجاد کی یہ بات واقعی دل گت بات ہے کہ امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے تیار کردہ مشرق وسطیٰ کے جدید نقشہ سے طلباء کو آگاہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، کیونکہ ہماری سرکاری نصابی کتب میں جو تاریخ نگہبانی اور پڑھوائی جاتی ہے اس کا دنیا کے حقائق سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بہر حال کتاب میں موقر مواد موجود ہے، طلباء اور والدین کے واسطے اہل علم کیلئے یہ کتاب وقت کا اہم تحفہ ہے، سبیل شفیق اور محترمہ ذریعہ افکار نے مرتب کیا ہے، اس میں شیعہ اسلامی تاریخ سے وابستہ صدر شیعہ ڈاکٹر نگار سجاد عمیر صاحب سمیت مختلف اساتذہ کے سات مقالات بھی شامل ہیں یعنی مجموعی طور پر 8 اساتذہ کے مقالات ہیں جبکہ اسی شعبہ میں زیر تعلیم 5 طلباء طالبات کے مقالات بھی موجود ہیں، ہم اسے حسن اتفاق ہی کہہ سکتے ہیں کہ پانچوں طلباء طالبات کے نام شین سے ہی شروع ہوتے ہیں، یہ تیرہ مقالات 232 صفحات پر محیط ہیں جبکہ ص 235 سے ص 384 تک پروفیسر حبیب الحق ندوی مرحوم کی نایاب کتاب "فلسطین اور بین الاقوامی سیاسیات" سے پانچ عنوانات منتخب کر کے اس عنوان کی تحقیقی کو دور کیا گیا ہے، کتاب کے آخر میں 91 صفحات پر محیط انگریزی حصہ میں مرتبین کے مشترکہ ادارہ، صدر شیعہ ڈاکٹر نگار سجاد کی مختصر گزارش، پروفیسر ایس ایم فضل اور پروفیسر ڈاکٹر نور خالد کے بیانات کے ساتھ ساتھ مشرق وسطیٰ کیلئے امریکی رولز کے عنوان سے ڈاکٹر خلعت اسے وزارت کے صدارتی خطبہ کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر شائستہ تبسم، رابعہ ملک کے مقالات کے علاوہ جان میٹر شمیر اور اسٹیفن والٹ کا ایک مشترکہ سلیکشن مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔

نام کتاب: مشرق وسطیٰ کا بحران
تحقیق و تصنیف: ذریعہ افکار محمد سبیل شفیق
سن اشاعت: مارچ 2007
صفحات: 529، قیمت: 380 روپے
ناشر: قرطاس پوسٹ بکس 8453
کراچی پونجھوٹی

ذریعہ کتبہ کتاب "مشرق وسطیٰ کا بحران" شیعہ تاریخ اسلامی جامعہ کراچی کے زیر اہتمام گذشتہ سال اسی عنوان پر منعقدہ دوروزہ کانفرنس میں پڑھے گئے مقالات کا مجموعہ ہے جسے جناب سبیل شفیق اور محترمہ ذریعہ افکار نے مرتب کیا ہے، اس میں شیعہ اسلامی تاریخ سے وابستہ صدر شیعہ

ڈاکٹر نگار سجاد عمیر صاحب سمیت مختلف اساتذہ کے سات مقالات بھی شامل ہیں یعنی مجموعی طور پر 8 اساتذہ کے مقالات ہیں جبکہ اسی شعبہ میں زیر تعلیم 5 طلباء طالبات کے مقالات بھی موجود ہیں، ہم اسے حسن اتفاق ہی کہہ سکتے ہیں کہ پانچوں طلباء طالبات کے نام شین سے ہی شروع ہوتے ہیں، یہ تیرہ مقالات 232 صفحات پر محیط ہیں جبکہ ص 235 سے ص 384 تک پروفیسر حبیب الحق ندوی مرحوم کی نایاب کتاب "فلسطین اور بین الاقوامی سیاسیات" سے پانچ عنوانات منتخب کر کے اس عنوان کی تحقیقی کو دور کیا گیا ہے، کتاب کے آخر میں 91 صفحات پر محیط انگریزی حصہ میں مرتبین کے مشترکہ ادارہ، صدر شیعہ ڈاکٹر نگار سجاد کی مختصر گزارش، پروفیسر ایس ایم فضل اور پروفیسر ڈاکٹر نور خالد کے بیانات کے ساتھ ساتھ مشرق وسطیٰ کیلئے امریکی رولز کے عنوان سے ڈاکٹر خلعت اسے وزارت کے صدارتی خطبہ کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر شائستہ تبسم، رابعہ ملک کے مقالات کے علاوہ جان میٹر شمیر اور اسٹیفن والٹ کا ایک مشترکہ سلیکشن مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔

ذریعہ کتبہ کتاب میں مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے اگرچہ بہت کچھ ہے مگر جوش نقض میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اور ڈاکٹر نگار سجاد صاحب نے اسرائیلی ریاست کے قیام کے نظریاتی پہلو کو جس طرح اجاگر کیا ہے اس سے نہ صرف آنکھیں بلکہ دل و دماغ کے کئی درجے وا ہو جاتے ہیں مشرق وسطیٰ میں یہودی ریاست کا قیام، عیسائیوں کی وہ شرارت ہے جسے یہودی بھی ارض موعود میں بسنے کی خوشی میں سمجھ نہ سکے یعنی شدت سے اپنے اپنے مذہب کی پروکار یہ دونوں تو میں عیسائیت کی بھجائی ہوئی بساط پر لڑتی رہیں گی اور ہم محفوظ قماشانی بنے دیکھتے رہیں گے۔ اسی پس منظر میں جملہ عیسائیت اسرائیل کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ جس کے باعث گذشتہ ساٹھ برسوں سے مشرق وسطیٰ جل رہا ہے، لاکھوں افراد تہ تیغ اور لاکھوں خاندان برباد ہو چکے ہیں، امریکہ نے اپنی بد معاشی کے بل بوتے پر مشرق وسطیٰ کے جدید نقشے میں مسلم

نام کتاب: ایک علمی و فکری مکالمہ

ارباب مضامین: ایوانہ زہرا راشدی

محرم احمد خورشید ندیم، ڈاکٹر فاروق خان

سن اشاعت فروری 2007

صفحات: 200، قیمت: 150 روپے

ناشر: الشریعہ کادی ہاشمی کالونی گوہر انوالہ

ایوانہ زہرا راشدی کی علمی و فکری صلاحیتوں سے ارباب علم بخوبی واقف ہیں۔ موصوف ہر زیر قلم عنوان پر تحقیق کا حق ادا کرتے ہیں۔ اور لاف لاداری کا عالم یہ ہے کہ مقابل کے بچے اوجھڑتے ہوئے اسے خراش تک نہیں آنے دیتے۔ زیر نظر کتاب موصوف کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو 2006ء میں

مختلف اخبارات و جرائد میں گاہ بگاہ شائع ہوتے رہے ہیں۔ سن 2006ء چونکہ حدود آؤٹینس اور تحفظ نسواں بل کیلئے معنون تھا، اس لئے موصوف نے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور مضبوط دلائل سے اپنی فکر کو دوسروں تک پہنچایا ہے۔

یہ کتاب مجموعی طور پر چھ فصول پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں حدود آؤٹینس اور تحفظ نسواں بل کا پس منظر اور پیش منظر پر میر حاصل بحث کے ساتھ ساتھ حدود آؤٹینس میں ترامیم کے پس منظر کو قلم کی زبوں لاکر یہ واضح کیا ہے کہ حدود اللہ بطور آپشن کے نہیں بلکہ بطور حکم کے ہیں ہمیں ان حدود کو اختیار کرنے اور نافذ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ایسے زعماء جو حدود الہیہ پر لاف زنی کر رہے ہیں ان کو شبت و

مسکت جواب دیئے گئے ہیں ساتھ ہی حدود شرعیہ کی بین الاقوامی مخالفت کے پس منظر سے بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں حدود قوانین کی مخالفت اور فکری و نظریاتی تشکیک کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے، حدود آرڈیننس اور سیکولر طبقہ کے زیر عنوان پاکستان ہیومن رائٹس کمیشن کے جنرل سیکریٹری سید اقبال حیدر کے ایک اخباری انٹرویو پر سخت علمی اور واقعاتی گرفت کی گئی ہے، اسی طرح حدود آرڈیننس کی مخالفت کیوں؟ کے زیر عنوان یہ واضح کیا گیا ہے کہ حدود قرآن و سنت میں طے شدہ سزائیں ہیں ان میں ترمیم کا کسی بھی شخص یا ادارے کو اختیار نہیں ہے، نیز بعض سزائوں کو پائل اور تورات سے بھی ثابت کر کے یہ منہ پیدیا ہے کہ مغرب اگر حدود کی سزائوں کو وحشیانہ قرار دیتا ہے تو یہ سزائیں ان کی تورات و انجیل میں بھی مذکور ہیں۔ اگر معاشرتی جرائم کی یہ سزائیں وحشیانہ ہیں تو اس میں تورات و پائل برابر کی شریک ہیں اسی طرح محترم جاوید غامدی اور ڈاکٹر حفیظ ہاشمی کی توضیحات اور ان کے موقف کو ان حلقوں کی تقویت کا باعث ثابت کیا گیا ہے جو حدود آرڈیننس کو منسوخ کرانے یا حدود میں رد و بدل کے ورپے ہیں، اسی طرح ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین کے حدود آرڈیننس کے حوالے سے ایک بیان پر بھی بہت ہی شائستہ اور محکمہ گفتگو کر کے ان کے موقف کا بہترین اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔

تیسرے باب میں حدود قوانین کی تعبیر و تشریح اور اسلامی نظریاتی کونسل کے عنوان پر تعین مستقل مضامین۔۔۔ اسلامی حدود اور بین الاقوامی قوانین۔۔۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر چند گز اشارات۔۔۔ تحفظ حقوق نسواں میں اور اسلامی نظریاتی کونسل۔۔۔ میں عنوانات کے مطابق بہت ہی جامع گفتگو کی گئی ہے جو قارئین کے ذہن کو واقعی اپنل کرتی ہے، چوتھے باب (حدود قوانین اور ہمارا قانونی و عدالتی نظام) میں دو مضمون۔۔۔ تحفظ حقوق نسواں میں اور سسٹم کو درست کیا جائے۔۔۔ حدود آرڈیننس، تاثرات و خیالات ہیں، دونوں مضامین میں تحقیق کا حق ادا کیا گیا ہے جبکہ پانچواں باب سات مضامین پر مشتمل ہے اور آخر میں دو مضامین پر مشتمل ضمیر ہے یہ تمام مضامین اہل علم کی رہنمائی کیلئے بہت ہی مفید ہیں، کتاب کی طبعیت اعلیٰ کاغذ پر بہت معیاری ہے، ٹائٹل دیدہ زیب ہے قارئین اس کو اپنی لائبریری کی ضرورت نہت بنائیں۔

نام کتاب: حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں میں

نام مصنف: ابوعمار زاہد الراشدی

سن اشاعت: فروری 2007

صفحات: 149، قیمت: 120 روپے

ناشر: الشریعہ اکادمی ہاشمی کالونی گوجرانوالہ

زیر تبصرہ کتاب محترم جاوید احمد غامدی صاحب کے چند تقررات پر محترم ابوعمار زاہد الراشدی کے قائم کردہ سوالات یا محاکمہ اور پھر غامدی صاحب کے علاحدہ معزز احمد، خورشید احمد ندیم اور ڈاکٹر محمد فاروق خان کی طرف

سے وفاقی جوابات پر مشتمل ہے جسے زاہد الراشدی نے الشریعہ اکادمی کے زیر اہتمام افادہ اہل فکر و نظر کیلئے شائع کیا ہے تاکہ دونوں نکتہ ہائے نظر سامنے رکھ کر وہ کوئی مثبت فیصلہ کر سکیں۔ غزل اور جواب آں غزل کا یہ سلسلہ پیش لفظ سمیت 151 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں زاہد الراشدی کے پانچ مضامین ہیں جبکہ غامدی صاحب کے علاحدہ میں سے خورشید محمد ندیم کا ایک، ڈاکٹر محمد فاروق خان کے دو اور معزز احمد کے تین مضامین ہیں یعنی مجموعی طور پر گیارہ مضامین ہیں جو کہ کم و بیش سات عنوانات کا احاطہ کرتے ہیں اور یہ ساتوں عنوانات درحقیقت غامدی صاحب کے تقررات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ علماء کرام سیاست وان نہ بنیں بلکہ سیاستدانوں کی اصلاح کریں۔

۲۔ زکوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی بھی قسم کے ٹیکس لینے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

۳۔ جہاد تب اہی جہاد ہوتا ہے جس کا اعلان مسلمانوں کی حکومت کرے۔

۴۔ خبر واحد جنت نہیں ہے۔

۵۔ فتویٰ بازی کو ریاستی قوانین کے تابع بنایا جائے۔

۶۔ سنت سے مراد دین ابراہیمی کی وہ روایت ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تجدید و اصلاح کے بعد اور اس میں بعض اضافوں کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں دین کی حیثیت سے جاری فرمایا (یعنی سنت وہ نہیں ہے جسے عرف عام میں سنت رسول ﷺ کہا اور تسلیم کیا جاتا ہے)۔

۷۔ رجہم کی سزا کے نفاذ میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی تیز جائز نہیں ہے۔

محترم ابوعمار زاہد الراشدی نے مذکورہ تقررات پر مضبوط دلائل سے محاکمہ فرمایا ہے اور ایک ایک جز پر مہبوط گفتگو کی ہے، اگرچہ غامدی صاحب کے علاحدہ نے میدان کو خالی نہیں چھوڑا مگر جوابی دلائل میں وہ زور پیدا نہیں کر سکے جو زاہد الراشدی کے محاکمہ میں پایا جاتا ہے، اصل بات یہ ہے کہ اگر جہاد مسلمانوں کی حکومت کے اعلان پر ہی موقوف ہو تو پھر حالات حاضرہ کے تناظر میں ایک مسلمان